جماعت کو
سیاست میں دخل نہ دینے کی نصیحت

(رقم فرمودہ ۲- دسمبر ۱۹۱۷ء)

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ لوگوں کو معلوم ہو گا کہ اس وقت ہندوستان میں انتظام حکومت میں تبدیلی پیدا کرنے کے متعلق ایک عام جوش پھیل رہا ہے اور اسی جوش کو دیکھ کر حضور ملک معظّم کی گورنمنٹ نے جناب وزیر ہند صاحب کو حکومت ہند کے ذمہ دار حکام اور ملک کی تمام جماعتوں اور قوموں سے اس امر میں مشورہ لینے کے لئے بھیجا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کے موجودہ انتظام میں کس قسم کے تغیرات کی ضرورت ہے۔

آپ لوگ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ ہمارے امام و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو نہایت سختی سے ہر قسم کے ایجیٹیشنوں (AGITATIONS) اور سیاسی تحریکات میں حصہ لینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ آپ کا مسلک شروع سے یہی رہا ہے کہ جہاں تک ہو سکے حکومت کے ہاتھ کو مضبوط کیا جاوے اور ایسی تمام کارروائیوں سے بچا جاوے جو اس کے لئے گھبراہٹ پیدا کرنیوالی ہوں۔ اور آپ ہمیشہ ان لوگوں اور جماعتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں جو اس قسم کی تحریکات میں شامل ہوتی اور حصہ لیتی ہوں۔ چنانچہ آپ کی اس تعلیم کے ماتحت ہم لوگ ہمیشہ سیاست سے علیحدہ رہے ہیں اور ہماری کوشش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ گورنمنٹ کا ہاتھ بٹایا جاوے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح ہماری جماعت نے گورنمنٹ کی بہت سی قیمتی خدمات کی ہیں۔ مگر اس وقت چونکہ خود گورنمنٹ ہی یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کی تمام جماعتیں اسے اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ اور چونکہ بعض لوگوں کی طرف سے ایسے مطالبات گورنمنٹ کے سامنے پیش ہونے والے تھے جو یقیناً تمام ملک کے لئے عموماً اور ہماری جماعت کے لئے خصوصاً نہایت مضر تھے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کی سنت کے ماتحت میں نے مناسب سمجھا کہ اپنی جماعت کے خیالات اور ضروریات سے گورنمنٹ کو ایک میموریل کے ذریعہ آگاہ کر دیا جاوے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہم امور کے متعلق میموریل کے ذریعہ گورنمنٹ کو توجہ دلا دیا

کرتے تھے۔ چنانچہ ایک میموریل آپ نے سڈیشن کے متعلق لارڈ ایلمن صاحب بہادر وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال فرمایا تھا) یہ میموریل ایک ایڈریس کی صورت میں ان احباب کے نام پر تھا جن کے نام ایڈریس کے آخر میں درج ہیں۔ یہ ایڈریس پندرہ نومبر کو حضور وائسرائے اور وزیر ہند صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چونکہ یہ ایک غیر معمولی موقع تھا اور ہندوستان کی تاریخ میں بالکل نرالا اس لئے بعض احباب کے مشورہ سے ضروری سمجھا گیا کہ میں خود بھی علیحدہ ملاقات میں اپنی جماعت کی حیثیت اور اس کی حاجات کو پوری طرح حکام کے سامنے پیش کروں۔ چنانچہ اسی غرض سے میں بھی دہلی گیا اور پندرہ کی شام کو وزیر ہند صاحب سے ملاقات ہوئی اور پینتیس منٹ تک ان امور کے علاوہ سلسلہ کے متعلق بھی گفتگو ہوتی رہی جس کا نتیجہ انشاء اللہ تعالیٰ کئی طریق پر عمدہ نکلے گا۔

ایڈریس کے مضمون کے متعلق میں نے بھی ان کو بحیثیت امام جماعت ہونے کے یقین دلایا کہ وہ ہماری جماعت کے خیالات کا آئینہ ہے کیونکہ ہماری جماعت کی سیاست بھی مذہب کے ماتحت ہے اس لئے ہم کو جس امر پر خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے اس سے ہل نہیں سکتے۔

لیکن چونکہ ایک تو یورپ کی طرز یہ ہے کہ جب تک ہر شخص کی رائے خود اسی کے ذریعہ نہ پہنچائی جاوے اس وقت تک اس کا مناسب اثر نہیں ہوتا اور دوسرے اس وجہ سے کہ احمدیوں کی اس پارٹی نے جو جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو چکی ہے اور جس کا صدر مقام لاہور ہے اور جو اپنی تعداد کے لحاظ سے ایک پارٹی کہلانے کی بھی مستحق نہیں اپنے ایڈریس میں یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کی طرف سے قائم مقام ہے اور خیالات ہمارے خیالات سے بالکل مختلف ظاہر کئے ہیں جو ہمارے لئے سخت مضر ہیں اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک جگہ کی احمدی جماعتیں جلسہ کر کے ایڈریس کا مضمون اپنی جماعت کو سنائیں اور پھر دو ریزولیوشن پاس کئے جاویں۔ ایک یہ کہ اس ایڈریس کے مضمون سے جو مرزا محمود احمد کی زیر ہدایت جماعت احمدیہ کے چند معززین کی معرفت جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش ہوا ہے اس جگہ کی جماعت متفق ہے۔ دوم یہ کہ یہ جماعت اس بات کو نہایت نفرت سے دیکھتی ہے کہ لاہور کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے اپنے ایڈریس میں اپنے آپ کو تمام جماعت احمدیہ کے قائم مقام بتایا ہے اس انجمن سے ہماری جماعت کو ہرگز کوئی تعلق نہیں اور ہم لوگ جماعت کے مرکز قادیان سے تعلق رکھتے ہیں اور اس انجمن سے تعلق رکھنے والوں (جو ایک دو ہزار

سے زیادہ نہیں) کے مذہبی اور سیاسی خیالات سے سخت متنفر ہیں یہ چند آدمی ہماری پانچ چھ لاکھ کی جماعت کے خیالات کے ہرگز ترجمان نہیں ہو سکتے۔

آپ لوگوں کو اس ایڈریس کے پڑھنے سے جس کی ایک یا ایک سے زیادہ کاپیاں مطابق ضرورت آپ کو بھیجی گئی ہیں معلوم ہو جاوے گا کہ اس وقت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں اختیارات کا دیا جانا مسلمانوں کے لئے عموماً اور احمدیوں کے لئے خصوصاً کیسا مُضر ہے اور اس امر کو آپ لوگ اپنے تجربہ کی بناء پر بھی خوب اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کیونکہ ہماری جماعت کا کوئی حصہ نہیں جس نے ابنائے وطن کے ہاتھوں تکلیف نہیں اٹھائی اور جب کہ یہ حال گورنمنٹ برطانیہ کے زبردست ہاتھ کی موجودگی میں ہے تو اس کے کمزور کر دینے یا ہٹا لینے پر کیا حال ہو گا۔ حضرت صاحب کے مقدمات میں ہندوستانی اور انگریز ججوں کے سلوک آپ لوگوں کو بھولے نہ ہوں گے۔ ہم سے زیادہ کوئی شخص اس بات کا خواہش مند نہیں ہو سکتا کہ تمام ملک میں صلح اور امن ہو اور ہم اور دیگر ابنائے وطن بھائی بھائی کی طرح رہیں۔ لیکن بغیر تعصب کے مٹنے کے ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہم اس کے مخالف نہیں کہ گورنمنٹ ہندوستان کو خود اختیاری دے' بلکہ صرف اس بات کے مخالف ہیں کہ ایسے وقت میں دے جب اس کا نتیجہ ملک و قوم کے لئے ہلاکت کا موجب ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تو خود پیغام صلح لکھ کر ہندوؤں کو صلح کے لئے بلایا تھا۔ اگر اس پیغام کو اہل ہنود مان لیتے تو عملاً صلح ہو جاتی اور اس صورت میں گورنمنٹ سے حکومت مانگنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ گورنمنٹ خود ہندوستانیوں کو زیادہ اختیار دے دیتی۔ کیونکہ گورنمنٹ برطانیہ ایک نہایت منصف اور موقع شناس گورنمنٹ ہے۔ اور اگر اب اہل ملک اس تعصب کو ترک کر دیں جو عملاً ہر جگہ رونما ہے تو ابھی سے ہمیں ان سے کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ اس اختلاف اور فساد کے وقت میں اگر گورنمنٹ اپنا ہاتھ اس حد تک علیحدہ کر لے کہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں اکثر اختیارات آجاویں تو وہ خدا تعالیٰ کے پاس بھی جوابدہ ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ گورنمنٹ کو فیصلہ کرنے میں مدد دینے کے لئے ہم اپنے خیالات سے اس کو آگاہ کر دیں۔ حضور وزیر ہند صاحب بہادر غالباً ایک ماہ کے قریب یہاں اور ہیں۔ اس لئے جماعت کی متفقہ آراء اس عرصہ میں طبع ہو کر ہمارے ایڈریس کی تائید میں ان تک پہنچ جانی چاہئیں اور یہ بھی ان کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ غیر مبائعین کی رائے ہماری جماعت کی رائے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جس قدر جلد ہو

سکے مذکورہ بالا ریزولیوشن پاس کرکے آپ ایک ایک نقل اس کی حضور وائسرائے کی خدمت میں ارسال کر دیویں اور لکھدیں کہ یہ اطلاع جناب اور حضور وزیر ہند صاحب کی اطلاع کے لئے بھیجی جاتی ہے اور ایک ایک نقل ریزولیوشنوں کی قادیان میں بغرض اطلاع بھیج دیں تاکہ متفقہ طور پر بعد میں طبع کرکے اس کو ذمہ دار حکام تک پہنچایا جاوے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

قادیان دارالامان

۲۔ دسمبر ۱۹۱۷ء